

А. А. А.

مجموعہ شمسہ  
A-334

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
موجب عائدہ و پرستش صاحب کی  
ترجمہ نگار بن فارسی سہی اردو میں  
اگرہ اسکول لب سو سکینی کی سہی  
اردو چاہی بنا اگرہ کی شہجوں کی چاہہ خانہ میں

۱۔ چہی فصل اور بار بار لکھی گئی ہیں، ۲۔ درجہ اول میں سے مفید ہے

۳۔ بیان میں چہ غیر فصل زمین کے حرکت میں چہی فصل میں سے

۴۔ سواری اور سیاری میں کئی اکثر حالت میں پانچوں فصل شایع ہیں

۵۔ کئی باغ میں چہی فصل جو زہرہ میں پوجیتا، دیکھی بیان میں

۶۔ سانوں فصل کو اک نواب کے چند فائدہ غلہ



کھینچیں۔ لیکن برابر ہوں اس نقطہ کو مرکز یعنی مرکز اور جو خط مرکز سے  
محیط تک پہنچی اسی قطر اور قطر دایرہ کی دو ٹکڑی برابر کی گئی کرتا ہی

مقدار اندازہ ۴

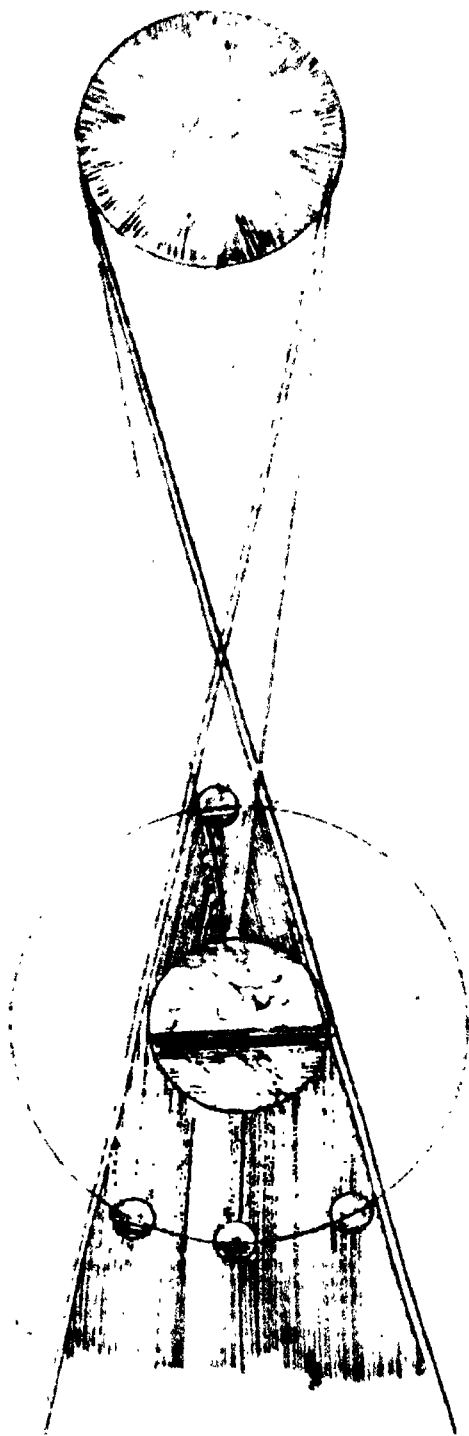
زمین پر اس کا نظام کی انتظام کی گئی بنائی ہیں اور ستارے کی شکل  
چاند سورج وغیرہ کی اس کی زمین اور فضا کی فضا کی وسطہ اس کا نو بہر ضرب  
ہمیشہ اسی طرف الٹی جاتی ہے اور اس کی حکم جنوں کو خوب محفوظ  
کے باقی اور اس کے کھانسی بہت ہی بڑی زمین کی اسی اور اگرچہ مسلم زمین  
کی بڑی بڑی فضا زمین زمین کی بہت ہیں زمین جو حال  
حالت جیسی ہیں زمین زمین و آب اور زمین و آتش  
فیضانی زمین کی سیلابی زمین زمین زمین زمین زمین زمین زمین زمین

کجابه نامی پی پیکر حبس و صوف در باکی اکب سیمه مین سبی زمین ک  
 سببر کی اراده جهاز به حوار بوی مزیدون سل حبس من مغرب  
 کی زمین کی سره بر کرا خراسی منضم بر جهانمی روانه دی نی آبهی  
 بس سرزمین سره کی نخل بونی هونو سیاهچی نه هوناکس نی که ول  
 بی سیم بر سبی دلی کی حرکت س بونی یا اوس ی که که کی می ژر جه  
 یا با انفرس کی او جسم در باکی سادگی من مغایر مونا بی دوری کی حبس  
 کی تهر من سن تا به دنیا که نزدیک آبه نامی شای نو نو را بهی در  
 سنی که سونی نی او به نی ۱۰۰ سبی نی کت محمود سونی  
 که استون به سبی سونی دنیای در به سر آبه  
 نا به سنی او س سبی صاف ظاهر مونا می که به کی ماکره بی

گویای او چو در علم حبیب سی نامی ای که زمین بانی سی بر طغیانی بگری  
 بر وی ای تو به غیر ممکن موم نو بای که جسم محمد گویا بر اسرارها مجاد است  
 نه بر نیمی اگر محمد گویای زحما بی گویا گویا اس و سی نامی بعد از زکر  
 بی گویای نبی که در علم حبیب سی نامی بعد از گویای که در کف  
 بنی بک که اسما بر جوین جاندا و سورج مغال ای بونی بن شوا  
 سورج او جاندا کی هیچ حاصل بونی ای او زمین کا سایه جاندا بر جو سورج  
 کی مغال بی نور ایا بیت بر نای اس سی ای اثبات روشنی  
 کبی باکل او کبی انتی خبا اسر سایه دفعه بر غنای  
 ای او چو در جاندا روشنی باکل سورج ای کی بونی ای زمین کی حاصل  
 سی چپ جانای او اس سی ب ای او کوفه عارض بونی

این شعر در مدح حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در بیان عظمت و کرامت ایشان می باشد.

مجموعه  
آفتاب در امتداد طالعین





کہ جو وہ عالم میں حسب الامر کئی بن اس محمد سبھی مری کہ معرفت میں کی مبارک

سہی مراد ہی ادیب اس عبارت جتنی میں کہ جو کہ کا خوف منہ لوی اور

عنوانم جو با نفع و سبب ثابت و معجزہ ہے کہ کج سادہ منہ ۶ ہر مہماں اور ایسے بہت

وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ بَأْسٌ إِذْ جَاءَكُمْ بِبُحْبُوحَةٍ مُجْزِيَةٍ

سکرکہ زمین کا مسیحہ لشکر ہے یہاں قابی یعنی ہیکام جاہل اور سیرفر

کمر سخی بیاد فسر کی معنی لعن میں بہہ میں کہ اب خبر کو نبرد راکٹ م

پر گنہا اس واسطے عارفی سہو کی سبب سے مسطح بننا شروع فرمائی تھی اور ان کے

بہارِ نباطین و بہارِ دن مغبرہ کی اکثر واقعات میں جہاں ہر ایک اس سبب و قرار

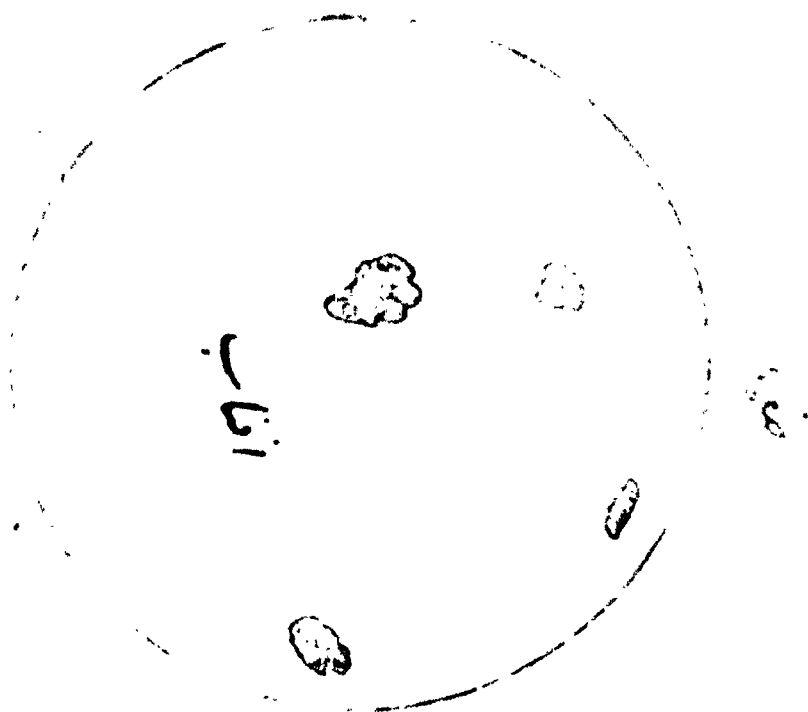
سہی زمین کا متصل کمر بن گیا جبہ خرابی مخصوص نہیں ہو سکتی ہی مندر اگھر

ایک گمہ پر سقا نظر تانہ ہر سو ایک کافر ملک میں نو اسما شریف

کی دایرہ کی مقدار پچھلی سنی بن جائے گا پچھلی کہ اگر شری بن اب دے گا  
 کی سیل ہوئی بن اور بار پچھلی ہندوستانی کو اس کا ایک درجہ ہونے ہی اس  
 حساب سے زمین کا دایرہ سیل <sup>۲۵۴</sup> نہ نری ہی اور <sup>۱۲۱۴</sup> کو ہندوستانی ہی اس پر  
 بن اب شری نقل بادلی ہی کہ ماسون دشاہ بن اب حکیم جو مری شہنا  
 کا جو نامہا کسی یہ سوال کیا کہ حضرت علامت زمین کمرہ کی سطح پر  
 جو حکیم بنی و جواب ہے جواب عانتی بن کہ کہیں کہ زمین ساوی سطح ہی  
 ہی بادشاہ بنی ہا مری دشاہ بن صحرائی بنارہٹ ساوی سطح ہی ہر  
 حکیم دور کی حد اوی کہ خطی، بادشاہ کو شہر انعام دہا اپنی ہر لہی اور  
 اسی محل کی طرف روانہ ہو کر اس کی اب قانون بن ہونچا اور دور میں  
 جو دہا نومعلوم ہے کہ وہاں جس دایرہ کی بہ نسبت قطب شمالی اور بجای امر

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

MR. TAKIR HOSAIN LIBRARY



منہم ہر پنج گنا کر ایک سبھی مہینہ باندھ دیا اور سبھی کی کاسرانی

پس کبر سبب انحال با حرف ن و بعد و بی بسی نام یونی زب و ماک

سچ کا روی اور اپنے دوسری سچ کا ذکر بہرہ دہی سے کرنا، خود ہی

از سی و چندی تب من جمله سی و سی و پنج و چوب و دهم و سوم و دو که بی

سکرتت در زمره دوشنبه بی بس اس سجاای جانوس سجاا مده

۳۷ میل و دو ٹکٹ سی بی او بخاریہ اسلامی بی درجن میں سے ساتھ

اسی کے اسماء کا بارہ برج بن اور ہر ایک برج کی بنیاد پر سنہ

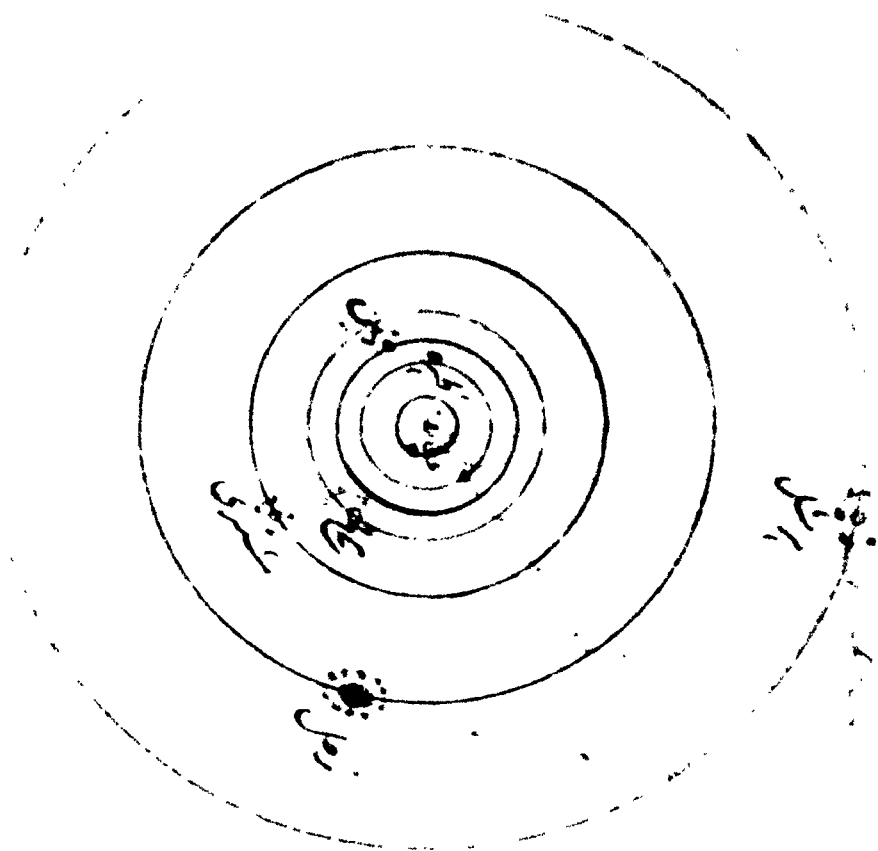
۹۰  
 ۱۔ یہ توجہ اسکاں ورجان میں اور دھنسل میں غریب و حاصل

غریب جو پیسہ نہ مل لہذا اسے ہزار فرسنگ پوری حیدر آباد لکھی ہوئی

پیر محمد ہمایون نے حال و بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا بادشاہ نے بی بی بدمعاش

نصف شمالی و وسطی و دوسری با حکیم کو زمین کو فہ کی طرف پہاڑ وہ چہرہ  
 ہی سی قطب شمالی چاند حکیم کو دیکھی جا کر وہ ہی محل سے بنو بدستور  
 وہ ہی پہاڑ اس وقت دیکھو کہ حکیم کی بات پر نصیب ہے جو وہ بن کر خط  
 استوا ہی شمال کی طرف ہی چلی جائے اس میں شمال کی طرف حرکت نہ کرے  
 انہی درجہ بدرجہ قطب شمالی زیادہ بلند معلوم ہوگا اور اگر جنوب کی  
 طرف میں تو اس کی طرف نظر میں آئے گا اور اس طرح جو وہ بن کر خط  
 دہن کی طرف سے چلے گا اس میں جنوب کی طرف متحرک ہوگی اس سے  
 قطب جنوبی ہی زیادہ مرتفع معلوم ہوگا اور اگر شمال کی جانب وہ  
 چلی تو اس کی نصیب و فوج میں بلند ہوگی اس سے خط استوا کی بنیاد  
 کر کے جنوب کی جانب چلی ہو شک کی نظر سے قطب شمالی کی جانب

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**





اور درجہ درجہ خالہ کی ہر ایک انشائیہ طبع مغربی اسی نظر میں سامنا کرے

یورسپیج اتر خط استوا کی طرف چلیگا تو قطب جنوبی کو نہ جہاں قاف

نہیں ہی فصل زمین کی حرکت کی جانہیں حرکت زمین کی حرکت کی حرکت

اسلام کی مصحف کے جان کر ہی ہر خوف ہی نوجا نا چاہی کہ اس نام میں کیا ہے

سب سے بڑی حاجت کی تھی کہ وہ ہمیشہ پھر نبی بن سکیں۔ لیکن نام نہاد وزیر

بر عاقبت دوری و نزدیکی کیا کسی جانی برین عطا دے۔ رزمہ جس طرح

وہابیہ، مولو سبھیں ہنس مٹنری زقل جرمیں انہر جھارہ

و زبیرہ کو سخی ہنسی میں کہو اس سے کہ ان دو نکاح دایرہ میں جس قدر کی اندری

در باغی هفتاد و نه تنی که در آنجا بودند و در آنجا بودند و در آنجا بودند

میرزا حسن خان صاحب

پہاڑی جن اور اس مقام پر دو بانو لگا گھان جو نابی اکٹوبہ کہ اقباب  
 اور اور سب سے پہلے ہم دیکھتی ہیں ہر روزہ مشرق سے مغرب کی طرف  
 جاکر جو بس ہنسنے کی طرح منہ اپنا دورہ پورہ کرتی ہوں پر پہ خال دھار ہو  
 اور دوسرا پہلے کہ وہ زمین محور پر چومنی ہو اور کھینچنی نہیں باوجود حرکت  
 ہوتی کھینچنی کی اس کی نہیں سائلن جانی ہیں اور گناہ پر جو خبریں ہیں دلو  
 متحرک سمجھتی ہیں اس طرح ہم یہاں وجود متحرک ہوتی زمین کی اس کی حرکت  
 معلوم نہیں کر سکتی کہ یہ جانی ہیں کہ سناری متحرک ہیں اور پہ خال دھار بھی  
 اول کو اس لئے کہ صد کی حساب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر سناروں دن دابرو  
 اس قدر مسافت ہے کہ اگر با فرض زمین کی کوئی سنارہ جو بس ہنسنے کی  
 اپنی دائرہ پر حرکت کرے تو زمین سے جو بہت نزدیک سنارہ ہو اور اور سنارہ

بیاد دینی

آبی و ابرو کی اس کا دایره نہایت چھوٹا ہو اس کی حرکت مثل ایک دفعہ میں دیکھ  
 میل ہوئی بہت باتیں سی باہر کی کہ اس نوڑی سی حصہ میں ایک سنہری  
 ہفتہ سرعت و خیال ہو بلکہ یہ میں غریبی کی کہ ظاہر میں جو میں خدیں معلوم ہوتا  
 یہ خط زمین کی حرکت کی یہ نہ زمین ہی سب دایرہ کا مرکز و نقطہ ہو جائے  
 اور ابھی خبر پر ساکن ہو جیسا بطور حسی کی کیا ہی نقطہ نور و دم بہ کہ جب حرکت  
 کا مدہ خالق ارض و سما کی مختصر حرکت ہوئی اور میں ہی اس حرکت کی بجز وہ سنا  
 غریب فائدہ کی اور کچھ نظر نہیں تا یہ ادلی ہی کہ ظہور اس فائدہ کا حرکت ارض سے  
 ہو جو کہ زمین خارجی ہو کہ غم و غمی ہو کہ اس عالم میں ضعف و عجز و شہوت و غفلت  
 فہم میں مرقع ہی ہو جب ارض حرکت ہوتا ہو تو بہت ہی زمین کی حرکت  
 کی دیکھ کر ہی اس کی ہی معلوم ہو جائے اس کی زمین جو نہای و نہشت

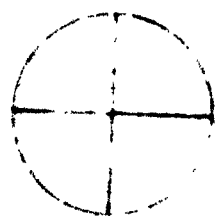
برای زمین بی حرکت بر دوات کرینی بی کوه است که علامت است بی ثبات  
 نیایی که سورج زمین کی نسبت دهن که تا به زمین و در اکثر نایبی کتاب یک  
 برابر می باشد که چون جسم بر بی جسم کی تا به زمین و در اکثر نایبی کتاب یک  
 طرف است که زمین و در اکثر نایبی کتاب یک طرف است که زمین و در اکثر نایبی کتاب یک  
 برابر می باشد که چون جسم بر بی جسم کی تا به زمین و در اکثر نایبی کتاب یک  
 طرف است که زمین و در اکثر نایبی کتاب یک طرف است که زمین و در اکثر نایبی کتاب یک  
 برابر می باشد که چون جسم بر بی جسم کی تا به زمین و در اکثر نایبی کتاب یک  
 طرف است که زمین و در اکثر نایبی کتاب یک طرف است که زمین و در اکثر نایبی کتاب یک

معلوم نہیں مہلکی کی کچھ کھارکت نظر نہ دھم نہیں ناگوار اس کا  
 کسی کی کہ جہاز تیرا دھواپی ہر جو شخص کہ کسی اندر مہلکی کی اور  
 جہاز اور کوئی باہر کی کسی ہر نظر میں تو نہیں یہ معلوم ہوتا ہے  
 کہ جہاز سان کی اور شہاد ہر دنی متحرک دیکھو جہاز کی یہ بہت  
 زمین کھنڈر مہلکی کی اور جس کی حرکت کوئی روئی دہ نہیں ہر کسی حرکت  
 کرنا جو مگر محسوس ہو اس زمانہ کی نادانف سزا میں غلام ہر غم مگر  
 ہیں گمراہ میں مہلکی کی محراب ہر مہلکی کی مہلکی کی مہلکی کی مہلکی کی  
 مہلکی کی جو مہلکی کی مہلکی کی مہلکی کی مہلکی کی مہلکی کی  
 نہیں کی اس کا جواب یہ ہے کہ وہی تجربہ کی خدشہ سمجھنی ہر امر  
 کہ تجربہ کی اس کا معلوم ہوا ہے کہ گمراہ اور جسم متحرک ہوا اور

حرکت میں اس پرستی کی وجہ سے زمین کی گہرے اجائی نودہ ہمہ سب  
 حرکت میں ایک محکمہ اس کی بنی گئی اور کسی حد تک جہاں کسی پر  
 ہی کہ جب ہمارے ان کی سہ سون کی ایک نمبر چوڑا جاتی ہیں تو اس سے  
 ہی کی بنی گئی اور سرزمین دو سہ کی مثال یہی کہ اگر ایک شے ہانی کا  
 جہاں کی جہت سے شے ہوتی ہے وہ دوسرے شے سے من ہی کی متقابل میں ہی  
 رہیں اور جو حرکت ہمارے کی اور ہر کی شے سے ہی ہانی کی ہونے میں ایک  
 بنی کی شے میں گہری چاروں زمین کی شکل حقیقت میں اس میں ہر  
 ہر شے سے ہی ہر گہری کی ہی ہر شے سے ہی ہر شے سے ہی ہر شے سے ہی  
 حرکت کریں ہر شے سے ہی ہر شے سے ہی ہر شے سے ہی ہر شے سے ہی  
 زمین کی حرکت سائنہ اور اپنی حرکت کی باعث شکل شے ہی یا مار بنی

کہو کہ یہ قاعدہ ہی کہ اگر آب جسم کی حرکت مستدبرہ ہو اور وہ ہم لطیف ہو  
 اور کسی خواہش نہ ہی کہ اپنی مرکز سی و گردان ہو جادوی اور چمک اسکا  
 ذات میں محدود نہ ہی غنی نہیں ہی جہاں دور و گردانی کی سب طرف سب  
 کشم اور فرخ ہو جائے جیسا کہ چن پھر کی بدھ مری کہ اپنی بدھ کی مرکز سی  
 نجا و مری اور اگر آب جسم ایسا خادین کہ جس کی جزئی لطیف ہو دور و کسی  
 کی دونوں طرف میں و سوراخ مری محور کی مانند اس پنچ اسکی اندر مری و  
 اور و سکوتری اندر سی محور پر مستدبر حرکت ہی بغیر ہی کہ اسکی متصل نہ کیے  
 بن جاگی اور اسکا محور پر جو قطر اور او مری پر جو قطر غام ہی و ہر جو  
 جب کہ سب سب طرح ہی کی ہر ہر طرف سب سب ہی سب ہی  
 اور گردان میں متصل صدم کی باعث و ہی نہ ہی نقطہ استوائی غلی کی لازم

منظر



1-2



کتب کتب کی ہائی جن دو بکٹی ہوئی ہو سب سے پہلے مریسی عام کی کہ  
 زمین کا محور پر ہوتا ہے اس کی نو ذریعہ میں سے ایک ہی اور محضیت  
 مساوی ہے اس شکل کو غلبہ یا کبھی شل جوت ہے اس کی کوئی چیز  
 کہ سامنے ہی اس کی شکل فطر کی ہے زمین کی سطح پر یہی ہے  
 ۱۸۹۰ء ۱۹۱۰ء  
 کا فطر اس کی شکل اور زمین کی سطح پر یہی ہے اس کی فطر کی شکل اس کی  
 مائل یعنی سائوں میں اس کی شکل مائل ہے یہ ہے کہ مریسی۔ یہ دونوں کتب ہیں  
 بر حرکت ہے جو زمین کی سطح پر دور دور ہو کر زمین کی فوٹ جازہ ہو کر  
 ہوا کی دونوں کتب کی حرکت ہو گئی ہے اس کی فوٹ و کتب کی فوٹ  
 یعنی یہاں پر یہ کتب ہیں تو اس کی زمین کا مرکز ہوا کی فوٹ ہے۔ یہ  
 صوت جازہ ہے اس کی فوٹ اور کتب کی فوٹ اس کی حرکت ہے اس کی فوٹ

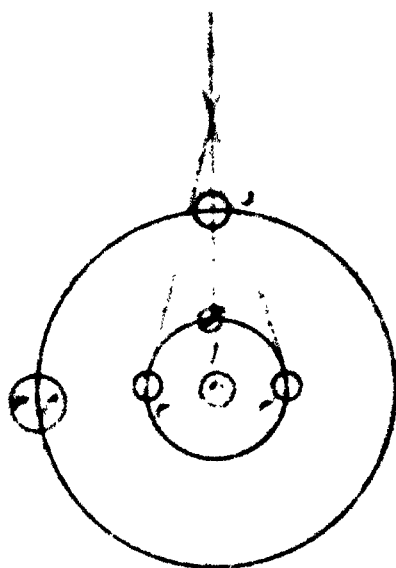
یعنی سمت بودگی خدایک و تحقیق فی مافوق او پسئی شمال کی سکونیں اور بر خط استوا  
 کی نواح میں بجائے اسکا کو تحقیق بایک نہ مافوق کی حرکت خط استوا کی نواح  
 شمال کی سکونی بھی بی اور خواجہ اسحاق بن علی صانی زمین کی سمت کے سمت  
 فرق در یافت کر کے رو سی سکون بایک خط استوا کی دونوں طرف کی  
 زمین محو کی مانند کسی جیسی دو سکون کی نسبت دو مختلست مانند سر  
 حصار و فراسخ امتیازات باطل کر بجا آید بجا جگہ و نامی یاد نہائی  
 میں میں خراہی و فتنہ کر سکونی عالم اس کی بھی نہ جو دو سمت شمالی در جو میں واقع  
 اس کی حرکت درجہ پر چالیس درجن اور اس طرح چند حکم و خط استوا کی اطراف  
 میں کہ جس کی حرکت کر کے میں حرکت در خط مغرب فرما یا جنوں کی ان دونوں سمت  
 پر با کر کے بار چالیس کی فتنہ کی طرف کتبہ میں ۸۰۶ م ۱۱ گز پای اور

خط استوائی حرکت کہہ۔ جو کہ بائیں جانب سے تیرہ ہزار پانچ سو چھ درجہ جابر  
 میں بائیں جانب سے حرکت کرتا ہے۔ یعنی اسی درجہ میں کہ شکل نسیمی میں ثابت  
 بعض پر رخہ نصف کی شکل بعضی پر نیچے اور قطب پر اوقات کے درجہ کے  
 خط استوائی زمرہ ہو گئی اور ان میں کسی کو بھی ثابت نہ رہا زمین بھی محو ہوا  
 کہانی اس گمراہ عالم۔ ورنہ ہی بنی جو بس گستاخی سے میں اسی کو  
 پر گمراہ عالمی یا اور یہی حرکت ہی حسی ہے نہ نہیں خبر ہی جانی یا ورنہ  
 اخذ نہ رہا ہی اب ہم سمجھ کر زمین کو اسی اس حرکت انخاب کی گوی  
 کہہ میں گری ہی اور اس حرکت حرکت سے نہ بنی ہی یعنی ان کے کہ درجہ  
 ایک نصف ہی حرکت کرتا ہے۔ ہر ہر دن میں اسی جگہ پر آتی ہے اور اس حرکت  
 غائب ہو گیا ہے کہ زمین کی حرکت کسی بھی زمین کا خط شمالی سوچ

متقابل جانبی اور قطب جنوبی غیر متقابل برتاوی سرفہ میں شمالی قطب  
 نصف سہی زدہ حصہ دینے کو سچ سامنے رہنا ہی اور اسے سچا  
 دھوکا رات چھٹی اور دن ٹہرا ہوا ہی اور جنوب کے دن چوٹا اور  
 رات بڑی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین قطب جنوبی کو سچ متقابل کرنا  
 اس حالت میں پسلی کی طرف ہوتا ہے یعنی مڑے رہی دھوکا دن بڑا  
 اور رات چھٹی اور شمال کی کنا کنا دن چوٹا رات بڑی ہوتی ہے اور  
 کبھی زمین کٹ کر مٹی اس مقام پر پہنچی ہے کہ جنوبی دو قطب برابر  
 دوری پر ہو ایسی وقت میں جگہ رات دن برابر ہوتی ہے اور اسے چار  
 برابری نقطہ اعتدال سمجھاؤ اور خراب کئی ہے اور یہ برابری برص و ہند  
 دو دفعہ ہوتی ہے اور اسے گردن کا سبب سمجھاؤ ہر دو سمت یعنی مٹی

سردی بہارِ خزان ز دنیا کی بالائی بار آورے گی ہستی ہی اور سچی حرکت  
 سچی سبب نہیں پڑے ہر جہ میں کی ایک منہ پہنچی ہی نو و ناک کی رہی ہو  
 سورج اسی سورج کی تاباں دکھائی دے گی اور اسی کی گہنی منہ لے لے سورج  
 فطرتی سورج منہ ہی باہر نہ سورج فطرتی سورج منہ ہی کسی جگہ نہ منہ ہی  
 اور نہ جگہ نہ منہ ہی بہ سورج منہ ہی کہ سورج ایک جگہ ہی طلوع ہو کر دو گئی  
 جگہ ہو کر نہ ہی ہر جگہ منہ زمین کی حرکت ہی اور سورج جگہ نہ  
 فصول کی تبدیلی فضا کی بات کسی موسم کو ہی یا گرمی نہ سورج جگہ نہ  
 کو کی زمین ہی کی حرکت کسی فصلیں جو ہی ہیں در سب اور ہم دیکھ  
 پہنچا ہے کہ وہاں زمین حرکت فطرتی کا مرکز نہیں کہ سب ہی متحرک ہی  
 اسی فطرۃ خدا جی نو ابھی ہمارے گرد و جہاں ہی نفس ہی سوا ہی جو اور سب





پر تاجان مہاراجہ کی دربار اور حجل اور دربار و قبولی انارہن اور جہانہ  
 اس زمین میں ایک کوہ شہزادہ خبری و بسای چاندین ہی دہنیا جہا  
 اندر دوزخ نشین تک یعنی موی اک معدوم ٹہری اور ہر سیا معدوم چو جہی  
 جھپٹی معد اور دوسری حرکت سانی یعنی بیادون کا اناب کی گرد و ہوتا  
 درپردہ حرکت سہارہ کھنونی درشتی بہرہ کی سی وضع ہی ہر پرہ منظر ہر سہارہ  
 ہی معنفت میں صاحب ہر ہی دگر کب خط مستقیم زمین مسطح ہر مصرعی  
 فرض زمین مسنری کی دیہہ سی گذر کر ہر ٹھیک دی بسا خلیک زمین اور  
 مسنری متاعل شکی زمین کی رہنی و لون و سنہری کی حرکت نظر ٹہری و رہ  
 اسکی اسب کی گرد زمین حرکت سنہری کی بہشت مسیح ہی اگر جہ و دوزخی  
 حرکت آب ہی حرف و نعم ہونوی زمین خبر رہنی ہنر دی مسنری سیا

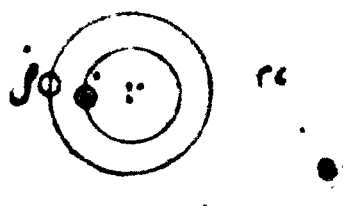


اگي ٻڌو جاني اٺ سطح اٺ رکب خط و دس فرض کي ٻن فو برکٽ و دس  
 خطون جن سي ايڪ و دس جو کاٻڻا اوڀر ٻن جن حرکت کي ٻن جي ٻڌو  
 انجا دوره عام کي دوسري طرف سي سنڌي کي فرب جوڳي اور کي  
 طرح ٽيه اخذ فرض کي ٻن جن ي کي ٽن خط ايسين متخاضع ٻيو وڃي  
 اور اڳي مرضن ي بد جاني اور اس جي سبب جي زمين اور سنڌي کي متخاضع  
 کي دفت زمين کي ٽوڪن و سنڌي ٽهري جوڳي صوم ٽهري جي اور حيد متخاضع  
 ٽوڪاٺي کي حرکت جي صوم ٽهري جي وڃي ٻهري جي اور ٻه بات  
 خوبي شغل کي ٻو خط سني طاري اٺ صوم کي ٽوڪاٺي کي سبب بارون جن  
 سبب عطار وڃي ٻه سياره اڳي ذات جن عالم ي معني ٽوڪاٺي کي  
 ٻه کي اور کي طرف منصف اور موزن ٽن اور اوک ٽوڪاٺي کي

ہر وقت جذبہ اور مسکندگی بخدا تعالیٰ ہی جو کسی وقت میں منہ روی  
 دی ہی ان دونوں کوئی سبب کی اپنی ناسدہ مغربی حد پر پہنچ کر قاب گئی  
 ہر شے کی دیکھی کسی جہان نہیں بنائی جس کی کوئی ہو گی کی گزشتہ سبب  
 باندہ کر اور ایک مہر کوئی ہو گی اس کی ہر وقت کھینچا ہو اور ہو رہی ہو اس کی  
 سبب کی ہی ان دونوں میں مختلف سبب نہ زور ہو رہا اس کوئی کی ہر  
 جو دیکھا اور نہ اپنی حال پر سبب نہ جل سکتا کہ وہ کسی کی لینا دی ہو حق  
 اس کی ہر وقت ہر جا اس کی ہر حرکت کوئی ہر وقت ہی ہر جا ہر وقت  
 اس کی ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت  
 ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت  
 ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت ہر جا ہر وقت

دورین کی جن کم دکھائی دنیا ہی اس سبب کہ ہر سورج کی روشنی اور سب  
 سبب روشنی زیادہ پہنچتی ہے اور یہ دونوں سہولتوں کی حوصلہ میں یعنی جگہ کم  
 نہیں مہنی میں ساہ نہ دورہ تمام کرنا ہی اور سورج کی روشنی کی بنا کسی مرہم  
 پر جو داغ بن سو محسوس نہیں ہوتی جن اور اس سبب ہی ایک سو کم ہیں بعد  
 کہ کتنی حوصلہ میں بی محو رہ کر ہوتا ہے اور اس کی رات دن کتنی ٹہری ہوئی ہے  
 اس کی دوری سے جن ٹھوڑے ستر لکھ میل ہی اور قطر ۸۸۴۴ میل اور ہر سال  
 میں ایک لکھ بیس ہزار میل سورج کی گردش کرنا ہے اور جو کہ خارج اس کی  
 ذات میں مطلق نور نہیں اور جو کہ کی طرح سورج کا مستنیر ہے اس کی توانا  
 اس طرف کی جود سورج کی مخالف ہو اس کی سب طرف میں اندر ہر شے  
 اور جب سورج اس سبب ہی اور زمین کے بیچ میں اجائی ہو فتنہ بن جاتا ہے

انوار



زمین کی مغرب ہونے پر اقبال کے شعاع بن جانے کی سبب بند ہونے پر اور  
 جب زمین کی سامنے کی چٹان پر تب دو زمین کی بخوبی دوج جو کہ کی مانند  
 مختلف شکلوں کی متعدد ہونے پر اقبال کے بار دینی بہر مری پر  
 اسٹیج پر دس نہیں دیکھنے دینی اور اس کی دیر کا مبدی اور خوف مظہر  
 ہر دوج کی دیر کی مانند دوج کی اس کی ب سی زمین کی زمین کی دیکھنے کی  
 سورج کی دنیا کو دیکھنے کی اور دیکھنے کی سامنے معلوم ہونے پر اقبال کے ہر وقت  
 کہ جب سورج مائل ہو عطر دنی ج میں اور عطر دین زمین در سورج  
 واقع ہو اس وقت عطر دین دیکھنے کی دنیا کی جیسی سورج کی جرم ہر اک  
 نقطہ سا زہر بہہ سیارہ بھی عطر دنی طرح عالم بذات ہی اور اس میں ہی  
 ہی اور اقبال کا سنہرے جانے کا منہج نہیں اور اپنی دیر ہر اقبال کے گرد آسما

مگر دشمن کی طرح جبکہ عطار و سہی سہی آفتاب کی اوپر دیکھدی دنیا ہی  
ایسا ہی ہمہ سارہ ہی غصہ جو نہی جب پر سارہ سورج سہی مرقع دیکھتا  
دنیا ہی اس صوفت میں بسا سکی کہ سورج در سارہ اور زمین کے اجانا  
بالغور زہرہ کی زمین کی دوری سورج کی مسافت کی نسبت زہرہ  
معلوم ہوگی اور یہی زہرہ آفتاب کی غی سہی دیکھدی دنیا ہی اس وقت تک  
اس علت سہی کہ زہرہ سورج اور زمین کی سچ ہیں واقعہ جو نہی زہرہ کی  
زمین سہی نزدیکی نسبت سورج کی واقعہ ہی اور گھر زہرہ ہی جہ کی طرح  
زمین کی گھر دہرنا ہونا تو یہی ہی سورج کی سچاں اور ادبی است وہی نظر  
پڑنا اور حال یہی کہ آفتاب سہی ظہور میں بسا نہیں با اسکی دوری سورج  
سہی ۶۷۰۰۰ میل ہی اور ہر ساعت میں سورج کی گھر ۷۰۰۰ ہزار

۳۱۲۱

[illegible]





سورج کی جہم پر عطار کی مانند مری نہیں ہو ناگہرا سوقت کہ زہرہ اور

سورج باہم منگ ہوں اور ٹیک دو نوں د ابرو کا انفعول ہوی

ارض یعنی زمین جو زہرہ کی او بری پہ پہی قائم ذات اور عطار د اور

زہرہ کی طرح اندکے ذریعہ بی اسکی دور بی سورج ۹۰ کروڑ میل

بی اور گرہنہ بین ۵۰ ہزار میل طبعی کر نی بین اور ہمدون اور ہشت اور

۹۰ ہفتہ کی حرمت بین شمس گرد پھر کرنا دور سادہ تمام کر نی بی اور ارم

بہ حال ب کی کوہ کی حرمت بی ایک عیب جو نہ جد نہ بی جہ عطار د کی

حرکت بین عطار طبعی یعنی سمت رخا رہی کہ جنی حصہ بین عطار د ایک عرہ

تمام کر نی اتنی دیر بین عاقر ب آدمی دورہ کی ہونما بی زمین عاقر ۹۱۲

میل بی اور وہ جو سب گنہ بین ہم سی پور ب کی طرف اپنی کج رہ

عقلمندی



پہر بی بی اور خادمہ بی بی اس معلوم ہو جائی کہ انہی بی بی عرصہ میں اوجہ ہم فکری مشرف  
سہی نہ بے شک ہدف کردہ من گہر بی بی اسکی فہم کا بیان اور انہی غلط  
ابرجہ کی غلط سی ورجہ اور انہی غلط اور اسکی کردہ من ورجہ غلط  
بی بی اسکی موافق بی بی  
مریخ خادمہ بی بی اسکی موافق

سہی باہری اور اوسکی دوی سورج سی ۱۴ میل اور ۱۴ سہی  
 ۵۵ میل طبعی کنہا ہی اور ۹۹ دن اور ۴۸ گہنی اور ۱۸ قبضہ کی حرمت میں کہ  
 ہماری دوی ہر یک کی ضرب بی اقطاب کی گروا پا دورہ تمام کنہا ہی اسکا  
 ۱۸۹ میل اور ۴۸ گہنی ۱۴ قبضہ میں اپنی محور گردش و زینہ کنہا ہی اور ۱۴  
 سیارہ کھل لول بی نظر نا ہی مگر ہر ساکسی نہیں کہ بائی و جہی کہ  
 اسکا دایرہ زمین کا دایرہ سی باہری بہ سبارہ اپنی ذات من فاجم مگر افتا

مستطبري دایره مرجع پر اور دایره منطفئہ ابروج کی مثل اور خوف  
 بقدر ایک دایره اور اہ دفعہ کی اور قطب اور اسکی دایرہ کی قطب کے درجہ  
 میں غن درجہ اور یہ دفعہ میں اور اسکی روشنی زمرہ کی روشنی کا  
 کم ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ زمرہ کی نسبت قند وری گھر  
 منتری کی روشنی سی سی جو اسکی بعد ہی اس میں روشنی کم ہے اگر  
 سب سے کہ بعضی خاص خاص اسکی ذات میں ہے اور زمین کی مانند اسکا  
 شکل کہ وہی غیر حقیقی ہے پس جیسا کہ زمین ٹیگول میں ہے سی ہی زیادہ  
 بہ سبب گول ہے چنانچہ مرجع کی خطہ اسکی قطر کی نسبت اسکی محور سے

ساتھ سی سی جیسا سولہ کی بندہ کی ساتھ  
 اسکا دایره مرجع کی دایرہ سی باہری اور یہ سبب سبب نام بارون کا

ان کے لیے





پنست نہای سوچ اسکی دوری ۹ م سہری اور ہر ساعت میں غیبس  
 سہری کمرنہای اور دس <sup>۲۹</sup> <sup>۱۶</sup> <sup>۷</sup> <sup>۳۳</sup> منٹہ وقفہ میں بھی کاری بارہ برس میں اجا  
 دورہ تمام کمرنہای <sup>۹۱</sup> <sup>۱۰</sup> کاظمہ میں ہی اور جب اس سیرہ کو دور میں سی  
 و مہنی میں نو خطہ ہندو کی کہ چکی دیر منو اپنی نقطہ میں بھی کہی قطر میں  
 بن چنانچہ اس نقطہ کی گردن سی معلوم ہو کہ نو منٹہ اور چھپن وقفہ کی وضاحت  
 اپنی محو بہ گردن دوزبہ کمرنہای اور سنتری کی دایرہ کا میل اور اعرف  
 منٹہ سے سوچ کی دایرہ سی اکٹ جہ انس وقفہ کی اور سنتری کا مطلب اپنی  
 دایرہ کی سطح پر قائم ہی اسباب ہی سنتری میں فصول اخذ نہ ہو گا اور زمر  
 کی جال کہ نسبت سنتری کی حرکت بہت جلد ہی اس صورت میں ظاہر ہی کہ زمر  
 کی نسبت سنتری کی شکل کر ب میں ہر طرف ہی جاری سنتری سی خط استوا

فطر کی نسبت اسکی عمر کی سائیدہ ایسی ہی جیسی نیرہ کی نسبت بارہ کی سائیدہ  
 زحل منتری کی اور بری اسکی افتاب سی دوری کا ٹکڑو ڈیسی اور  
 گرہنہ من بائیس ہزار میل طی کرنا ہی اور دس ہزار سات سو چالیس  
 دن انیس ساعت سو دو دقیقہ من کے عاری ساڑھی برس کی من اسکا  
 برس چوٹا ہی اور دسکھ فطر اناسی ہزار و پچاس میل طی و چودہ  
 سبارہ افتاب سی بہت دوری بری و در دس من ہی کم ہی آتا  
 اور سبارہ کی طرح پہلی اسکی گردن روز بنہ معلوم نہ ہی جیست منتری  
 ہر شب اسکی دور بین سی زحل کی جرم بر خط اور نقطہ منتری کی تا  
 دیکھی انہی معلوم کیا کہ بہ سبارہ دس ساعت سو دو دقیقہ دو نانہ من نیر  
 روزانہ حرکت محو پر نام کر ہی او اسکی دیرہ کا انحراف منطفہ البروج

بقا دہرہ کی







کی دایرہ کی دور دورہ وقفہ نامہ بی اور اس کی فطر کا اخراج ہی اس  
 کی فطر کی فطر میں سرور کی بی اور اس کی فطر کا فطر کی  
 فطر کی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 کو بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی

دیکھی ہیں اس سب سے کہ جو ہر معنی دم دار سمجھنا نہ کہیں افسانہ نثر کہ کہیں  
 جاننا کہ جس سے اور سب سے سوچ کی گئی اور پھر پنی میں گئی طرح پر ہم سے افسانہ  
 کی گئی اور حرکت کرنا ہی اور جو کہ یہ سب سے خداوند تعالیٰ صاف نہ کہ کہیں  
 نماند کی مہم میں دیکھی ہیں اس سب سے کہ نام در جس سے سب سے کہ  
 زمین سے دور ہی اوس سے کہ گویا اس سے کہ دور ہی دور ہی سے  
 یعنی کہ نہ کہ روزہ کہ سب سے اور زمین سے گئی گئی گئی گئی گئی گئی  
 ۱۱۲ء میل ی اور اوس کی دیکھی کہ انحراف منطفہ سے دور ہی کی دیکھی کہ نہ  
 دیکھی اور نہ کہ انحراف منطفہ سے دور ہی کی دیکھی کہ نہ کہ  
 ہم سے کہ میں افسانہ کہ گویا کہ دور ہی اور زمین سے سب سے کہ نام نہ  
 عہد چاہئے کہ اس سے کہ دور ہی کی گئی دیکھی دیکھی اور جاننا کہ کہیں

ان کے لئے

کہ ان سباروں کی سوئی چمکا بھی اپنی موکر ہا اور ہی چسپا رہ مریج اور  
 مٹھری کی کینج حال میں ساکجا حالینان کی دیکھی آپ سر جو بدین جو پانی  
 بغیر در پین نظر نہیں پڑتی سوئی کس سبار کی چمکا دینا نام ہی بہ سبار  
 بجی بھی چون درین کی ہی دیکھی دنیا ہی اس سبار کو پہلی درین جس  
 مارچ کی بھی ششہ ہیں درین کی دیکھا نہ کسی رہی ان تہوں سباروں کے  
 باہری اور سوج ہی بائیس کرڈ چون کہہ شیشہ اسل کی دو پل  
 ہی اور زمین میں اور دو چابرسون میں سو پل کرڈ انہا دورہ نم کر تائی  
 اور دسکی دایرہ کا انخاف منظرہ سوج ہی چہ درجہ ۵۵ دفعہ مانندی ہو  
 دوسرا ان چار بن کی جو نوی اس سبار کو پہلی بار دیکھنے کی ۲۵ دفعہ  
 بن دو درین کی دیکھا نہ کہ قطر ۱۲۲ اسل اور سوج ہی دوری ۱۲۲

ہل جی اور سبوانہن برکت دھرم میں ایک دورہ تمام نہ نای گرا کی حرکت  
 دورہ شکل ہتھی ی یعنی اندی سا جانا نہ نہ طویل سہی بد قصہ اوٹا ہی اور مرد  
 میں دورہ نہ اخلاک نہ نوک نہ ہی اس وقت میں کی حرکت سرچ یعنی جد ہوتی ہے  
 اور جو سوچ سہی دورہ نہ کجا نہ ہی تب سہی حال پہلی یعنی سن ہوتی ہی اور نہ غفہ  
 البروج ہی کی دایرہ کا اخلاف سا ڈھ جودہ دجہ ہی اور نہین جان سہا در  
 سہی تمام سہر سہی دورہ ہی یونان میں بکا جان دیوہ یعنی میں سہلی روٹا  
 کی سہی پوجک سہی دیونا کرمانی اور ایسی ہر دی نر سکھانہ نہ نہ نر ہی اور کھی  
 کر با کی سہی اور دورہ دورہ کی آسا جی میں میں کر کی اسہی آسا سہا ک جانہی  
 اس سہا کو سہی تب سہی کی باہر کو مہر کو پہنچی کی ناہو دن میں سہی اوٹ  
 چہ سہا ناہو ہی خور ہی ماس کی ہر نیم نہ نہ کو اٹھارہ ٹھو میں ایک شب میں دیکھا نہا

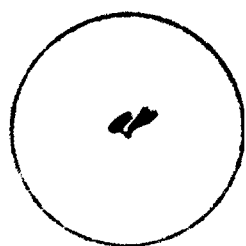
دل



[illegible]



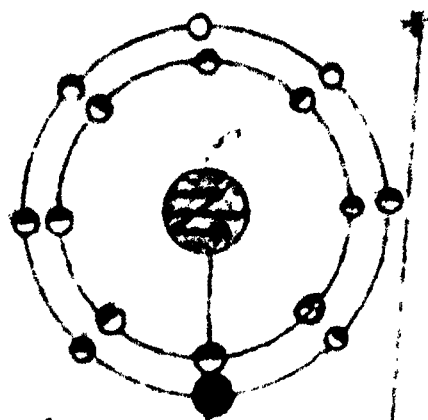
منہ نہ اس کی کہ کسی سمارہ مرنج اور مرنج کی بیچ میں ہیں اور مرنج اور  
 زحل اور ہر شیل ان کی بھی ہیں کہ حاکم کو جو جاکس جو کہ بہہ سیاہ و حال میں  
 در یافت ہوئی، موبہ سبکی بھی کہنا ضرور چاہا، یا جو فصل منہج سب سے  
 بیان میں دانتی تھا کہ زہری فصل میں مرقوم ہوگا کہ میں سیارات منہج کو  
 کہنی میں جو اصل سیارہ کو انہی دہر کے مرکز میں کی گئی کہ وہی میں اور  
 کی شمار میں شمار ہیں ان میں سے ایک شمس اور سب سے زیادہ جلدی کہ جسم میں ہر  
 کہ زمین کا ایک شمس ہی جو منی ہر کی حصہ میں آباد وہ تمام کر کی زمین کا گرد سوم  
 انہی اس کا قطر ۸۰۰ میل ہے زمین سے چالیس ہزار دو سو میل دور ہے اور  
 جسم زمین کے مقدار کی نسبت سیاہی جیسا کہ ۸۰۰ میل حصوں میں سے تقریباً ایک  
 ایک حصہ اور بہت نامتو ہے کہ زمین کے سطح جلد کی سطح کی زینت نہر گوند



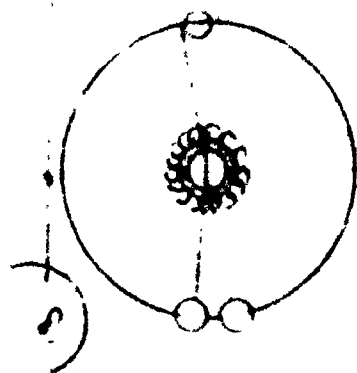
ٹہری ی اور اس طرح اس کی روشنی ہی جو نہ کی نسبت نمرہ و نہ زیادہ کی اور  
 اور قمر کی دایرہ کی انحراف منقطعہ البروج کی دایرہ کی بائیں درجہ اور انسا  
 دفعہ اور دونوں کی قطر کا میدان قمریت کی اور جیسا کہ چاند می زمین  
 چٹائی ی اس چٹائی کے ختار سورج کی مقابل ہو اسی قدر ہی ٹہری ی  
 روشنی ٹہری ی سورج چاند بر زمین کی روشنی کم و بیش یعنی ی اور جد  
 چاند لگتا ہوا ہوتا ہے یعنی صوف کا زمین اور آفتاب کی بیچ میں چاند ہوتا ہے تو  
 چاند کی یہی اور زمین کے صورت کی کمی میں اور جب چاند ہی دایرہ بر زمین  
 بہر ناجو تباہی نمود ہوتا ہے تب بن فردا کو بدل سی دکھائی دیتی ہے یعنی سیاہ اور  
 چاند کی گردش اپنی محور پر اپنی ہی مدار میں ہوتی ہے یعنی زمین کے گرد چاند  
 لپٹ کر ہی چاند ہی کو ی اور زمین کی چوٹا اور اپنی تمام دورہ میں منہ زمین

باشند و گویا آدما بی نظیر مایه ای در انساب کے غروب کے وقت زمین پہ نور  
 مشکوٰی کی روشن مینا بی اور دوسری طرف کا آدما بندہ دن روشن اور  
 بندہ دن تاریک مینا بی اس حالت میں تاریکی ادبی فکر کی رینی والہ برنز زمین  
 کو نہیں دیکھ سکتی جب کہ رده ادبی کی پستی سیر کرنے میں اور بعد اسی آنگو  
 زمین خوب صاف و کھل دی دینی ہی اور اس وقت زمین انرا بھی معلوم کرنے کی جیسا  
 ایک بارہ تاریک سوچ کی بہ نسبت قبرہ گونہ بڑا ہونفا سننے کی چار  
 سبارہ تابع میں پہلی ردوری سننے کی کی مرنے کی انجی جی جی حاصل ضرب  
 ساری بی بیچ کا قطر مرنے کی نصف میں یعنی سرری کا قطر ۸۹۱۸ نصف  
 ۲۲۰۰۰ بی اعداد مضروب ساری بی بیچ مضروب فیہ حاصل ضرب ۱۲۰۲۱۶  
 میل اور ایک دن اٹھارہ سائے و قبضہ ۴۸۴۸۸۸ کی عرصہ میں آباد وہ تمام نرہ

دہم کی مانی



Handwritten text in Urdu script, likely a label or description of the diagram.





10/10/10

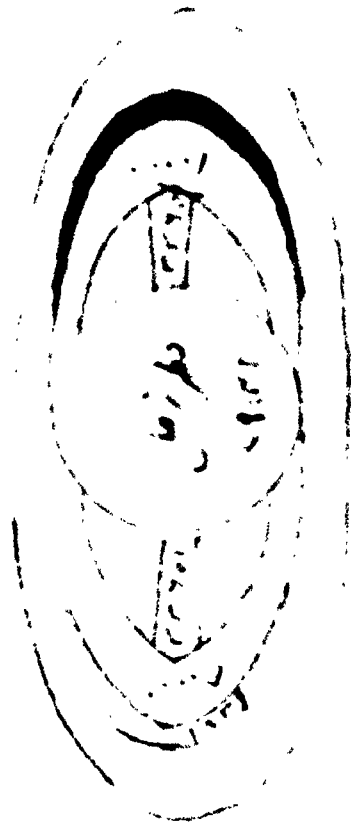
هم دفعه باره خانه بن ای محراب برکت رو خام کز نای باغون که حاصل  
 چون کاغذ نظر زحل بن اورانسی دن سانه بنده هم دفعه بن بناد و  
 خام نای بن باغون سیارگی سراجی ستر نسل کالی اک و چنانج  
 حکم و اثره این باغون کی اندری ستر سوناسی کی سن بن محرم بنایا  
 به حاصل ۳۰ کی فرجه کا جل کی نصف نهر بن زکیه نانه سانت  
 و قمره اور خانه کی حرمه بن اک ندر ای محراب برکوم خانه ای و حرمه و صفت  
 حرمه بن کی که چنی سیارگی او که بنایا می اک بر سن سانون سیار  
 متابع جل و بها حکم و اثره چنی سیارگی کی دایره بنهری که حاکم دود  
 ۴ حرمه نصف نظر زحل کا او یا بنس <sup>ع</sup> او یا بنس قمره او چنانج بنایا  
 بن ندر دن خام کز نای این سانون سیارگی سراجی حکم و اثره هر یکی جل



[illegible]

۹۲۲ء میں عربی حلقہ اور زحل کی ایک طرف کی سمت  
طرف کی ۶۰۱ ۲۳۵ میں عربی حلقہ کی ایک حرکت عرض ۳۰۰۰ میں اور دوسری  
دفعہ ۲۰۰۰ میں دو دن حلقہ کی سچ میں سا ۸۳۹ میں دوسری طرف ۲۵۰  
بل محل میں مری حلقہ کی اندرونی حرکت ۲۹۰۲ میں مذکورہ باد اور مری  
حلقہ کا قطر ۸۸۲ میں اور مری حلقہ کا عرض ۲۰۰ میں اور ان دونوں حلقوں  
گردن و دریا سی ٹھہری کہ چلی گئے وہ محل اب حرکت کرنا ہی سبب کی حرکت  
زحل کی حرکت کی بجھ لپی ی اور محل کی حرکت سابقہ مذکورہ چلی گئے وہ محل  
۳۵ دفعہ انانہ جہاں آباد وہ دورہ تمام کرنا ہی محل کی جانب میں دیکھ لیا وہ  
اس حلقہ کی سطح کا احواف منقطعہ السروج کی سطح سی بنی و جہ میں اس کے  
ہستہ سکی شکل منبہل نی ہی لپی اور لپی لپی دہائی دینی ہی ہو کر جو

حد و خط کی دایرہ کی سطح سی سطحہ البروج کی دایرہ کی سائبہ بھائی ہر  
 ٹیبلت زمین کی سمت واقع ہو نوہ سطحہ بدون ٹری دور بین کی دیکھائی ہو  
 اس کی دیکھا جہ ہیکم کی اور کد دور بین سی ہی بارک خط مستقیم سا  
 بن لوگ اور جہ خط ٹیبلت سورج کی متابل ہونہائی نوہی ٹیس کی روشنی  
 کی زینچہ کی سیک ٹیس وکندی دنیا کی اور کتری سطحی بھاوی نحد ہونی ہر  
 اکھاض سو فہن کی ہی ہر اور کبی کم محسوس ہونہائی ہر کس کی کہ جب  
 زمین کی سمت متابل ہر بنا جہس کی جہ سبارہ مصالح ہن ہر اپنی گرد ہر  
 پنج دن کی سیکٹ محسوس ہر غام کرنا ہی اور اوسکی طاری دوری ہر  
 قطر ۶۰ نانہ ہی دوسرا اپنی دورہ کو ۸ رور ۱۰ اسٹاک و قطعہ ۱۰ نانہ ہر  
 غام کرنا ہی اور بعد طاری ۲۰ نانہ ہر ۱۱ ان ۳۰ شام و قطعہ ۱۰ اپنی ہر





پہر جانی اور چھ اسکا ۳۸ نامہ جو ۳۱ دن اگستہ میں دہرہ بل کی حال  
 میں انجی ہری بی گھوم جانی اسکی دوری ۱۱ بل انس کے پانچوان  
 ۳۸ دورا کب ۴۹ دفعہ میں گردن کرنا ہی اسکا ہر جونی مناج ہی دوسرہ  
 یعنی ۱۰۰ دفعہ ہی شہیدہ جیسی ۲۰ دوسری اور جونی مناج کی دوسری شہیدہ  
 اور وچ کی سطح کی فرشتہ ۱۱ نامہ کی مانی بن سمران ۱۰ دن سباروں کے  
 گردن اور سباروں کے گردن کی انسی ۱۱ نامہ کی دینی ہی جیسی مناج جو ہر  
 یعنی پوچھنا ۱۰ دن کی پانچ میں جیسی ۱۱ نامہ کی ۱۱ دن سباروں کے  
 فقط ہر کی جیسی کی نامہ کی ہی سکر جیسی کی ۱۱ نامہ کی ۱۱ نامہ کی ۱۱ نامہ کی  
 ۱۰ دن سباروں کی اور سباروں کی طرح ۱۱ نامہ کی گردن کی طرح کی ہی  
 جیسی اور سباروں کی جو گردن کی ۱۱ نامہ کی ۱۱ نامہ کی ۱۱ نامہ کی ۱۱ نامہ کی

5116

کی ۔ امر جو مکہ و طرف افری کچھ کثرت پر رہی جب صحابہ کرام نے بی دعا  
 کی و بیرون کی مسابقت ایسی کم باقی رہ گئی کہ وہ کی و بیرون کی مسابقت  
 ہو کر گئی چال کا حال معلوم نہیں ہو سکتا و بیرون کی بار بار مدد کے ساتھ نہ ہوئی نہ  
 نہیں و قوت پر و ہمارے طرح تمام ۔ بی بی جان جو وہ ۔ رستہ رستہ  
 ہوتے ہوئے دیکھنا سو دیکھنا ۔ ہمارے دیکھنا کی سی مہم کی سی سنہ میں جس کے پاس  
 دور کا حصہ ۴۰ سال کا حصہ بی بی اور دوزخ کے حصہ ۴۰ سال کا حصہ ۱۰  
 و ۲۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ بی بی دیکھنا کی سی سنہ میں جس کے پاس  
 قریب ۴۰ سال کی ہمارے حصہ ۴۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا  
 حصہ ۴۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰  
 حصہ ۴۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰ سال کا حصہ ۱۰



کی سب سے اس سے معلوم ہے کہ اس وقت تک کسی گرمی جیسی گرمی نہ رہا  
 موسم میں زمین پر جو حرارت ہوئی ہے اس سے کہ وہ نہ زیادہ نہ کم نہ ہو  
 حساب کیے ہو وہی درجہ کی حرارت ترقی میں جب سورج کی متقابل تابش  
 تاثر بہ نسبت زمین گرمی کی دوہزار گنی زیادہ ہے اس سے کہ گرمی کی طاقت  
 میں غلبہ ہو فقط ساڑھوں فاصلے تک کی فضا پر وہ زمین پر چار گونہ  
 کہ توان سب سے زیادہ کی بہ نسبت مرتبہ میں متنازع دو پہچان سے کہ فضا پر  
 فوسلہ کی نور سے بہت صاف ہے دوسری کہ ہر وقت دھندلی دھندلی ہے اور  
 غائب ہے جو کہ ہر دو سہارہ نہیں بہ بات میں باقی جانی اور یہ جو کہ بہت  
 غائب ہے جو کہ ہر سہارہ میں غلبہ ہے اس سے معلوم ہے کہ جو کہ ہر دو سہارہ میں  
 نظر میں آتی ہیں اور دوسری جو کہ ہر سہارہ میں غائب ہے اس سے معلوم ہے کہ جو کہ ہر دو سہارہ میں

سید کی مانع ہوئی سیوان تک نہیں پہنچیں اور جہانگاہ وی دوری جو دیکھی گئی۔  
 مانع بن گئی بن سناری پی جھوٹو کہوئی دینی جاتی ہیں اور ان سنا۔ وک و امر  
 بہرہ کی جس مقام پر ایک تہی دو بن سبہ۔ بنای یعنی سیاروں کی طرح نمبر  
 پہل واقعہ من بنائی اور اس ٹی نہیں ثابت کی ہیں کہ اپنی جہد میں سب  
 نہیں مٹی ہیں اور اگرچہ زمین کا گرد و مٹی جو محو رہی اب معلوم ہوئی کہ گویا  
 اس وقت پر سب کی محکم کی طرف حرکت نہ کی جیسا ہم پہلے دیکھ کر مٹی کی گشتی کی سوا کو  
 زمین کی حرکت کی حرکت کی خلاف معلوم ہوئی ہے جو دو سناری دو مکانوں پر  
 دیکھئی بن جی دوری اور نزدیکی پر کہ غصہ ہوئی تھی ہی دوری بانزدیکی پر ہر  
 ہمیشہ دین دیکھئی دیکھئی کچھ بہ نہیں کہ کی سارہ۔ سمان کی جھکاؤ پر مٹی مٹی  
 ورنہ نہیں سب برکت کے دوری جیسی رہ رہ رہی کہ خطہ انعامی کی جس جیسا

خبری کہ جی حد فاسر کسی باہری شد و دستاری جو نزدیک چون شاہ  
 او کی دوری پس بنائی یی چوبی اناب بن اور سناعدن می او کی  
 نزدیک بن چنانکہ اگر ایک شخص کو کسی نانہ کی باس فرض برین قودہ اسوقت  
 سا خیال کر لیا اور اور کو یہ سمجھا کہ جی روشن نقطہ اس باس خبری کر  
 اور سناو سناری کہ دور بن دو چوٹی خبری کہ بائی دینی بن اکا سب نقد  
 دوری اور نزدیکی پس جو مقدار کہ اپنی درجہ کی بارون مجھدی کسی جسم  
 جو بن اور کسی سبب کسی اکا نام دوری کی مقدار کی بہ نسبت کہ اپنی یعنی سنی شمار  
 کی سنا کہ اور سناو کی بہ نسبت خبری کہ ہدی دینی بن او کو مقدار او بر سنی ہر  
 اور دوسری مقدار کی کو ایک دینی مقدار سنی نو چوٹی ہر اور دومی بہ نسبت خبری  
 مشاہدہ بن اپنی بن او کو مقدار دومی کہ کی بر سنی بن اور اس طرح سناری خبری ہر ہر

پانچون پتي مندر کلي کله تي بن رجا جي کي مسم حسنات کي ديو ديو  
 صاف و درخشاں کي جي جو اسوف اسان پر گهني ثواب و کرم جي ويني بن عمر  
 بيشک مصلح پر کما صنف بن بي برجون اور موردون پر تقسيم کي جي  
 توان شمار و کما شمار جي بي بن ملين کي جون هزار جي بد جو کما مسم جي ويني  
 کي مفرع و بي بن و کما و خبر شاي شري باني جاني بن اسلي کي مندر کما  
 صاف جو مندر شايه بي بنر و ناي او جس و کما کي ويني و کما ويني  
 بي مري و ناي مفرع و کما کي است بنر و کما کي ويني و کما کي ويني  
 مندر کما و خبر شاي بن اور جانا جاني کي ويني و کما کي ويني و کما کي ويني  
 اس مفرع و کما کي مفرع و کما کي ويني و کما کي ويني و کما کي ويني  
 و کما کي ويني و کما کي ويني و کما کي ويني و کما کي ويني و کما کي ويني

گھر میں کرنی ہیں جب افواج گھر و زمین اور سیارہ کی گونجی ہیں کہ واسطہ  
 کہ فادر مطلق کی جسکی حکمتیں نامشائی ہیں اور کوئی نہ کی بات کسی صادر  
 نہیں ہوئی ان سب بڑی سری سورج و خنسی ہنری فادہ کی ظہور ہیں  
 ہیں اور ہر ایک کو دوسری کسی انہی انہی خاوت بر مفر بابائی ہر دلیہ عالم  
 کی جی دی فرب ہو دین اور دوسری فادہ ہی بیچنا ہو مخلوق نہیں یعنی جسے  
 اندکے کو زمین وغیرہ کی روشنی کی بی بی نہا بابائی سبط حراکت نہ کی بی بی  
 حدی عالم بہ کئی ہون کہ ان جنسوں یعنی نواست کی باعث دی شہر ہوں اور  
 یعنی اسباب بی خیال کرنی ہیں کہ خدا کا فی اس نواست و فقط زمین کی بی نای  
 کئی بی بی نہا بابائی یعنی کہ بانو دی شخص بہت سی نواست ہو گئی اور بابا اسما  
 سمجھا جو کہ خالق مطلق کسی فعل حیت ہی صادر ہونا ہی کہ تمام بہ زمین و آبی

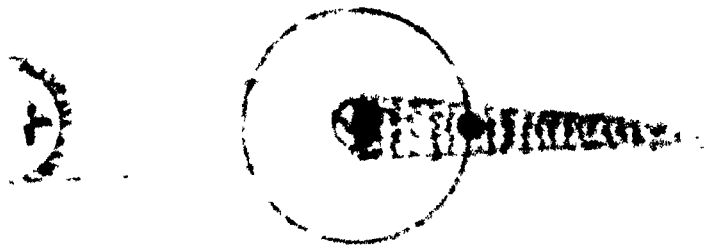
۱۰۰



رہبت ہی شامہ اتنی دوری میں کہ دونوں دہریہ بھی نہیں دینی اور  
 ان سناہوں میں کس طرح کا فائدہ پہونچائی اور اگر بھی فائدہ اسکی مختلف  
 معنوی و جسمانی فوائد سکوانہی قدرت ہی جو ایک دو فرمیں مفید و کھنہی دنیا  
 نہ ساری زمین سی سحر جوتی کد صاف مری کہ اسکی جانب میں ہزار ہزار  
 تھمس اور بی شمار فک بن اور بی جدی جگہ بروافہ میں جائی اور  
 کائنات کے نسبت بہ عالم مجبورہ منسی کہ فرو اور ک نفہی اور بہو جس  
 کہ ہم جس میں بن اور وہ افنا کے گرد بہر ہائی اسکی دیکھ کی حرکت کا  
 مرصہ ایک کر و میل سی بی زیادہ سی باوجود کہ سی ساری فوائد کی ہے  
 نسب سورج کی قریب بن اور جب الکا بعد فوائد سی اور کوئی گرد نہ تھا  
 کی نہ ذو سورج کی فوت جاذبہ کی باعث سی ہی شاہد کہ بن نو بہان

بہت ظاہر ہو کہ فوائد شادی اپنی ذات میں گہری روشنی اور ہر  
 انسی نہ بڑی گہرائی میں ثابت دوری بری خدا کا فی اکو اس سے جا پائی  
 جہوں جہوں مبارک جو ادبی گروہ پر فی بن روشنی و گہری اور فوت  
 دین اور ہم سمجھتی ہیں کہ بی سب فقط انسان کی قادی کو بنی بن اس سے  
 انواع موجودات میں جسکی نوع کو ہم درجہ با گہری سستی بن گہری و طائرہ بن  
 اور نقرہ معلوم ہونا ہی کہ اس وقت جو کوئی ایک ہی مطلب سے  
 باوجود نقرہ اور اخذات انواع موجودات و نابا ہر غرض کہ سب میں مختلف  
 فصیح بیان ناور بانوسی ایسا معلوم ہے کہ انسان کا ذہن و راکہ فہم  
 سمجھا کہ نذر و نوح جان گہری بنی ہوئی بن اور ہر ایک شمس نری  
 سب ہر ایک دوسری سب و افندی اور او سکی طرف میں کہ ہوں عالم





زیر آب پمپ

معمول





سراج ہی رفیع اور دس زمین اور راہ بنائے گئی اور عہد دولت جو تفاوت  
 جی ہر ایک پر کیا ہے یہ محض عبارت اور کمال کی حصول کی سنی پیدا ہوئی جو  
 بنائی سو فرمایا اور جو ارادہ کرنا ہی سو فرمایا تھا

خلفہ

صفحہ	سطر	خلفہ	صفحہ
۳	۱۰	منہ و	منہ و
۶	۲	عربی	خارجی
۱۴	۵	المب	وہب
۱۸	۱	نماز	نماز
۲۲	۱۲	حرم پر	جرم فر

۴۸	۶	نمود	نویاری
۴۹	۱۲	۴۹	۴۹
۵۰	۲	حک	حک میانه
۵۱	۱	اسی	واسی
۵۲	۱۹	مخانه	۴۴ مانه
۵۳	۶	۴۳ بل	۴۳ بل
۵۴	۳۱	۴۴ فرور	۴۴ م
۵۵	۱۸	۴۴ م م	۴۴ م م
۵۶	۱۰	۴۵	۴۵
۵۷	۱۲	۴۶	۴۶ م

جہاںک سو سائیدون ۱۸

ام و فیض میں آباد و رونم کرنا بی اور

اسکا سید جو بی شایع کی سید بی جو کو نہ

بی

۱۲۹

۲۹

۱۳

۲۰

۱۲۹ ۲۹ ۱۳ ۲۰

بیت

بیت

۶

۲۰

خام نہ کتاب مجوہہ شمس جی <sup>۱۱</sup> شاد جانی شمع غلام نئی صاحبزادہ  
فرک منسب اور غلطی رہے غبار نقیب بندہ قبول سبز سار نقیب  
منسب منور صورت غمزد <sup>۱۲</sup> مارج باز و ہم مارج <sup>۱۳</sup> شاد غلام شد

مالک از کتاب

الهی و ذلک ابوالمکاشی شیخ و مؤلف حسن حبیب ای

بمهر و کمال و کمال و کمال  
بمهر و کمال و کمال و کمال

بمهر و کمال و کمال و کمال  
بمهر و کمال و کمال و کمال

شاه و کمال و کمال و کمال  
بمهر و کمال و کمال و کمال

راقم الدخ بنی کمال

ابوالمکاشی شیخ و مؤلف حسن حبیب ای  
بمهر و کمال و کمال و کمال



DR. ZAFIR HUSAIN LIBRARY

This Book belongs to  
S. M. Iqbal  
S. M. Iqbal.

10/20/50  
M. (Iqbal)

This Book belongs to

S. M. Iqbal.